ABU HAMID ABDUL HAMEED
Muhammadi
BANGALORE.

منشورِ محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم - باخاتم وہمراہ منشور محمد - توریت بلاتوریہ انجیل بےتنجیل - گویا مرقع صفحت وسیرت مبرور محمد

جلد ۱۵ | مطبوعہ ۵ رجمادی الآخر سنہ ۱۳۰۳ ہجری | نمبر ۱۷

اشتہار یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہے قیمت سالانہ بحساب ۸ روپیہ معہ محصول بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہیئے۔

بقیۂ مضمون مقابلۂ اسلام بمذہب عیسوی

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے عہد مین انجیل نہی اور پولوس مقدس کے نامہ گلاتیون کے اول باب درس ۱۱ سے بہی اس انجیل کا پتا لگتا ہے پر اے بہائیون مین تمہین جتاتا ہون کہ وہ انجیل جسکی مینے خبر دی انسان کے طور پر نہین ہے۔ (۱۲) اس لئے کہ مین نے اوس کو کسی آدمی سے نہ پایا نہ کسی نے مجھے سکہایا پر وہ یسوع مسیح کے الہام سے مجھے ملی انتہیٰ۔

اور اسی باب مین پہلے لوگون کو تہدید کرتا ہے کہ بعض لوگ مسیح کی انجیل الٹ دینی چاہتے ہین لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوائے اس انجیل کے جو ہمنے تمہین سنائی دوسری انجیل تمہین سنائی وہ ملعون ہوے انتہیٰ۔

اور دوسرے باب مین پطرس اور برنباس حواریون کی شکایت مین لکہتا ہے ۱۴ جب مینے دیکہا کہ وے انجیل کی سچائی پر سیدہی چال نہین چلتے انتہیٰ۔ یہان سے کئے باتین معلوم ہوتی ہین (۱) یہ کہ پولوس کے پاس خاص حضرت عیسیٰ کی انجیل تہی اور وہ ان چارون انجیلون موجودہ سے غیر تہی کس لئے کہ لوقا اور مرقس اور یوحنا کی انجیل تو ابتک تصنیف ہی نہین ہوی تہی اور متی کی انجیل پر یہ صادق نہین آسکتا کہ مین نے اوس کو کسی آدمی سے نہ پایا الخ کس لئے کہ اگر یہ انجیل مراد ہوتی تو یہ ان کو آدمیون ہی کے ذریعہ سے ملی کما لایخفیٰ۔

۲۔ یہ کہ اوسوقت مین ہی عیسائیون مین انجیل کے الٹ دینے والے پیدا ہوگئے تہے؟۔

اب عیسائی کس منہ کہتے ہین کہ انجیل مین تحریف کرنے سے کیا غرض تہی الخ؟

اب مین وہ وجوہ بیان کرتا ہون کہ جن کے سبب سے یہ تعجب نہ رہے کہ حضرت مسیح کی انجیل کیون مفقود ہوگئی۔

(۱) اول تو وہی سبب کہ اوس زمانہ مین بہی لکہنے

دستور نہایت کم تہا اور کاغذ موجود نہ تہا شاید درختون کے پتون یا کسی اور چیز پر لکہتے ہون گے جیسا کہ مورخین کے قول سے پہلے واضح ہوا۔

(۲) یہ کہ اول اور دوسری صدی مین عیسائی غریب اور مفلس لوگ تھے اور بہت کم اور جہان کہین کوئی حواری جاتا تہا وہین اوسپر مصیبت آجاتی تہی اسپر طرہ یہ ہوا کہ اوس وقت بادشاہ ان سے سخت دشمن ہو گئے اور قتل عام شروع ہو گیا چنانچہ دس بار عیسائیون پر یہ قتل شروع ہوا اور متصل تین سو برس تک جاری رہا۔ اون ۶۴ء مین نیرو شاہ فرنگستان کے حکم سے ہوا جس مین پطرس حواری اور پولوس وغیرہ مارے گئے دوسرا جو دوشیان کے عہد مین ہوا اس ظالم نے بہی از حد خونریزی کی اور یوحنا حواری جلا وطن ہوے تیسرا قتل ترجان کے عہد مین اٹہارہ برس تک رہا الغرض ایسے ایسے قتل دس بار ہوے کہ جن مین گرجا گرائے گئے اور زمین خون سے رنگین کی گئی تہی کیونکر صفحۂ عالم سے مفقود ہو گئی الخ۔

مین کہتا ہون کہ جسقدر یہودیون کی موسی سے لیکر بخت نصر تک ترقی اور ثروت اور شیوع اور حکومتین اور زمانہ گذرا ہے اس کے نصف مین ہی تین سو برس مین عیسائیون کی ترقی اور حکومت نہین ہوی پہر جب اس ایک حادثہ مین تورات صفحہ عالم سے مفقود ہو گئی حتی کہ اگر عزیز نہ

ہوتے تو نام و نشان ہی نہ رہتا تو اس قدر حوادث عظیمہ مین اس مفلس اور غریب قوم سے انجیل کا مفقود ہونا کیا تعجب کی بات ہے کیونکہ جس قدر قلت کاغذ و کتابت کی اس عہدی مین تہی ویسی ہی عیسائیون سے ہان اس زمانہ تک تہی نہ حفظ کا ان سے ہان رواج تہا نہ ان سے ہان پس اس زمانہ پر قیاس کرنا بڑی غلطی ہے اور شاہد اس امر پر یہ ہے کہ بہت سی کتابین اس زمانہ سے اب بالکل مفقود ہین چنانچہ انجیل یوحنا سے ۲۱ باب درس ۲۴ مین یہ ہے یہ وہ شاگرد ہے جس نے ان کامون کی گواہی دی اور ان باتون کو لکہا الخ۔

اب اوس شاگرد مسیح کی لکہی ہوی کتاب کا نام و نشان ہی نہین۔

اسی طرح انجیل لوقا کے دیباچہ سے بہی معلوم ہوتا ہے کہ اوس وقت اور لوگون نے بہی حضرت عیسی کے احوال مین انجیلین لکہین تہین چنانچہ تفسیر ہنری واسکات اور روالی اور چرومینٹ مین اسکی تصریح ہے۔؟

مورخ موشیم اپنی کتاب مطبوعہ ۱۸۳۲ء کی جلد اول مین فرقہ ناصریون اور ابیونی سے بیان مین لکہتا ہے کہ ان دونون فرقون کے پاس ہماری انجیلون کے علاوہ ایک اور انجیل بہی کہ جس کے بارہ مین ہمارے علماء کا اختلاف ہے انتہی ملخصاً۔

(۳) اول ہی صدی مین عیسائیون مین اناجیل تصنیف کرنے کا شوق ہوگیا تہا پس وہ انجیلی حضرت مسیح کی اناجیل کو الٹ پلٹ کر اپنی تصانیف کو زیادہ رواج دینا چاہتے تہے جیسا کہ پولوس سے بیان سے ثابت ہوتا ہے لہذا اس قرن ہی مین سردہا انجیلین تصنیف ہوگئین تہین پس ان حوادث مین جب اصلی انجیل مٹ گئی تو ان مین سے جس کی انجیل مشہور ہوگئی اسی پر سادہ لوح عیسائیون نے قناعت کرلی اب مین ان چارون کتابون کی بابت گفتگو کرتا ہون اور تاریخون سے ان مین کونسی بات زاید ہے کہ جسکی وجہ سے ان کو آسمانی کتابین اور الہامی صحیفے مانا جاوے اور انبیا کی فہرست کتب مین درج کیا جاوے سو واضح ہو کہ ان کا الہامی ہونا دونون باتون پر موقوف ہے۔

(۱) یہ کہ ان کے مصنفین انبیا ہون۔

(۲) ان کی یہ تالیف محض عام مورخون کی مانند نہ ہو کہ جو کسی واقعہ کو دیکھ کر یا سن کر لکہتے ہین بلکہ محض انکشاف الہی اور تائید روح القدس سے ہو کہ جو خاصۂ انبیا ہے اور جسمین غلطی کو دخل نہین ہوتا ورنہ یون تو ہر شاعر اور ہر مورخ بلکہ ہر شخص بشرطیکہ وہ امر شر نہو الہام ہی سے کرتا ہے مین بہی یہ کتاب الہام کے ذریعہ سے لکہہ رہا ہون؟ باقی آیندہ۔

بقیۂ مضمون تعصب و عناد

میری دانست مین یہ آتا ہے کہ اول جناب باری اس امر کی باز خواست سرکار ہی سے کرے کہ کیون تم نے اپنی ریاست مین ایسا فعل جاری کروایا جسکی بابت مین نے منع کیا تہا جسکے سبب سے میرے ہزاران بندے اس گناہ مین پہنس گئین۔ ہم نہین جانتے ہین کہ آخرکار وہان کیا جواب دینگے بہرحال جب کہ سرکار نے بردہ فروشی کا استیصال دور دور ملکون تک کیا تو کیا سبب ہے کہ اس فعل کا استیصال نہین کیا خیر ہم اسوقت کچہ نہین کہتے ہین کہ آیا بردہ فروشی حقیقتاً بری ہے یا نہین اور کیا اصل وجہ ہے کہ جس کے سبب سے سرکار نے ایسی اوس کی ممانعت کئے مگر اتنا تو کہتے ہین کہ زنا بردہ فروشی سے ہزار درجہ بدتر ہے۔ اب اگر اس جگہ کوئی شخص اپنی خبث باطن سے یہ کہے کہ چونکہ انجیل مین زنا کے بابت اچہی طرح سے ممانعت نہین ہے اور چونکہ پولوس مقدس نے شریعت ناقص ٹہہرائی اور اونہون نے فرمایا کہ پاکون کے لئے سب پاک اور ناپاکون کے لئے کچہ پاک نہین شاید اس حساب سے اسکی حلت ہی منظور ہوی ہوگی ورنہ سرکار باوجود اس تقوی اور پرہیزگاری کے کہ ہزارون روپیہ دینی امورات مین خرچ کرتے ہین کبہی ایسے برے فعل کی تجویز نہ کرتے۔ لیکن کوئی دانشمند ایسا نہ کہیگا۔ مہربانی سے اسکا جواب دیجئے۔ ہرگاہ آپ یہ جواب

دیوین کہ سرکار نے جو اس فعل سے واسطے تجویز دئی
ہے یہ مطابق حکم بیبل شریف ہے چنانچہ وہ مضمون
یہ ہے کہ کتاب یسعیاہ باب ۴۳ - آیت ۱۶ سے
اور رحبنال جو کہ فراموش ہو گئی ہے بر بط انہا لے
اور شہر مین پھرا کرتا رکو خوب چھیڑا دریہت
سے غزلین گاتا کہ تجھے یاد کرین - ۱۷ کیونکہ ستر
برس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند صور کی خبر
لینے کو آویگا اور پھر وہ خرچی کے لئے جائیگی اور
وہ روے زمین کے سارے مملکتون سے زنا کریگی
۱۸ - لیکن اوسکی تجارت اور اوس کی خرچی
خداوند کے لئے مقدس ہوگی اسکا مال ذخیرہ
نہ کیا جاویگا اور نہ رکھا چھوڑا جائیگا بلکہ اسکی
تجارت کا حاصل ان کے لئے ہوگا جو خداوند کے
حضور رہتے ہین کہ کھاکے سیر ہوویں اور نفیس
پوشاک پہنین انتہی - سو جناب عالی ہم آپ ہی
لاجواب ہوجاوین گے اگر تہذیب مانع نہوتی
تو ہم اس جگہ اور بہی کچہ کہتے کہ یہ روپیہ
جو کہ طوائیفون سے آتے ہین کس کام مین صرف
ہوتے ہون گے - پہر آپ کی تسلی کامل کے واسطے
ایک پادری صاحب کا حال ہی عرض کرتا ہون
جو کہ انہدنون مین واقع ہوا ہے - اخبار دبیر الملک
بھوپال مین (مطبوعہ دہم ذیحجہ) لکھا ہے کہ تنجور
کا اخبار نگہتا ہے کہ ایک غریب عیسائی عورت
نے ایک کراس یعنے صلیب تیس روپیہ کو فروخت
سے اوس کو نو ہزار روپیہ ملگیا : بیچاری عورت
اپنی خوش قسمتی پر بہت ہی خوش ہوی مگر صلیب
کے فروخت کرنے سے سخت نادم ہوی اپنی پادری
سے اس قصور کا ذکر کیا جو اس سے صادر ہوگیا
تہا پادری نے کہا کہ اوس روپیہ کو لیجاکر آدہی
رات کو اپنی مان کی قبر پر رکھدے وہان
سے ایک سفید پوش فرشتہ اوس روپیہ کو
انہا کر لیجا ئیگا چونکہ عورت کو پادری صاحب
کی دیانت داری پر ازبس بہروسہ تہا اسنے
ان کے کہنے پر اعتبار کر لیا ایک اور عورت کو
ساتہ لیکر آدہی رات کو قبرستان مین چلی
گئی اور اپنے مان کی خبر پر روپیہ کی تہیلی رکھدی
تہوڑے عرصہ کے بعد ایک سفید پوش آدمی
یعنے فرشتہ آیا اور روپیہ انہا لیگیا اس سفید
پوش فرشتہ کو دیکہتے ہی دونون عورتین
متحیر ہوگئین اور قبرستان مین سے بہاگ گئین
راستہ مین پولس کے آدمیون نے ان سے
جاکر پوچہا اور سفید پوش فرشتہ کو گرفتار
کیا جو ماشاء اللہ پادری صاحب ہی نکل
آئے - اب پادری صاحب پولس کی حراست
مین ہین اور مقدمہ عنقریب ہونے والا ہے
فقط بلفظہ - کیون جناب یہی انجیل کی اچہی
تعلیم ہے یہی مسیح پر ایمان لانے کی تاثیر ہے جبکہ
یہ پادری صاحب کا حال ہے تو اور کرسچنون کا
کیا کہنا - باقی آیندہ -

دفع التلبیسات

پر

ریویو

یہ عمدہ اور لاجواب رسالہ رئیس المناظرین جناب مولانا محمد علی صاحب کانپوری مدظلہ کی تصانیف سے ہے جسکو مولانائے ممدوح نے مسٹر عماد الدین پانی پتی کے رسالہ تقلیعات کے جواب مین بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ تحریر فرمایا ہے۔ تعصب ایسا بُرا روگ ہے کہ اسکا علاج بجز موت کے اور کچھ نہین اگر پادری عماد الدین صاحب کو خدا نے حق بینی کی عینک عنایت فرمائی ہے تو وہ اس رسالہ کے مطالعہ سے یہی سمجھینگے۔ کہ اسلام ایسا کوئی لغو دین نہین جسکی تردید آسانی سمجھی جائے اس رسالہ مین تقلیعات کا جواب دیکر مصنف نے دلائل عقلی اور نقلی سے نبوت سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو بخوبی ثابت کیا ہے اور جس طرز پر یہ رسالہ لکھا گیا ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تہذیب کیسی دلپسند ہے۔

افسوس ہے کہ پادری لوگ باوجود حقیت اسلام جاننے کے حق پوشی کو عمل مین لاتے ہین اور یہ دیکھکر بھی کہ علمائے اسلام کی تصانیف سراسر مدلل اور مملو بہ حق ہے ہٹ دھرمی سے کچھ نہ کچھ اناپ شناپ لکھے جاتے ہین جسکے مطالعہ سے بجز تعصب اور حقیقت ناشناسی کے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ سنت جاہلانست کہ چون بدلیل از خصم فرومانند

سلسلۂ خصومت بجنبانند۔ یہ رسالہ جس نہج پر لکھا گیا ہے اس سے ہم بلاشبہ یہ کہہ سکتے ہین کہ طالبان حق کے لئے یہ عمدہ مطلوب ہے اور مثلاً شیاطین دین کا مل کا کامل رہیگا۔

اس رسالہ کی عمدگی سے اظہار اور اس سے پرزور دلائل سے ثبوت مین جن سے پادری عماد الدین کی تلبیسات کا معقول اندفاع کیا گیا ہے یہ کہنا کافی ہے کہ یہ رسالہ مولانا محمد علی صاحب کی پرزور قلم سے نکلا ہوا ہے جو آجکل ریویو اور ابطال مذہب پولوسی مین اپنا نظیر آپ ہی ہین۔ افسوس صد افسوس اسبات کا ہے کہ اہل اسلام کی بے اعتنائی سے بہت سے عمدہ رسالہ اور کتابین جو حامیان دین حق کی تصنیف سے ہین پورے طور سے اشاعت نہین پا سکتے اور جو کوئی رسالہ تالیف اور تصنیف کی جامہ سے پیراستہ ہو کر جلوۂ اشاعت پا چکے ہین وہ برادران دین کی بے قدری سے بلا خرچ مصنف یا مالک مطبع کو زیر بار اخراجات کئے رہتے ہین علی بہائی بن احمد بہائی راندیری کی علو ہمتی سے یہ عمدہ رسالہ قالب طبع پہنا ہے اور اسکی عمدگی تو یہ چاہتی ہے کہ ہزارون رسالہ ہاتون ہاتہ فروخت ہو کر بار بار طبع ہونے کی نوبت کو پہونچین مگر اہل اسلام کی بے پروائی کا خیال جب ہوتا ہے تو قوم کی حالت دنیوی و دینی پر متاسف ہونا پڑتا ہے۔

اس گوہر گرانمایہ کی قیمت فائدہ عام کے لئے نہایت

ارزان رکھی گئی ہے معمولی کاغذ کی ۶ رعمدہ اور بہتر کاغذ کی ۸ رمحصول ارجن صاحبون کو شوق خریدنے اور اپنے ایمان کی جلا منظور ہو محمد رحمتہ اللہ صاحب رعد مالک مطبع نامی واقع کانپور یا منشی سید ابراہیم صاحب ساکن کانپور محلہ کوچہ خانہ خورد متصل مسجد دولاری سے طلب فرمائین آنکھون اور دل کو اس کے مطالعہ سے طراوت بخشین اور دین اسلام کی معاونت سے عند اللہ ماجور اور عند الناس مشکور رہون۔

نظر ثانی
بر سیر الاولیا

اسمین کچھ شبہ نہین کہ خدا کے نیک بندون کے حالات پڑہنے یا سننے سے ایمان و یقین کو جلا ہوتی ہے خصوصاً اولیاء کرام جنکی بزرگی اور پابندی شریعت احمدی کا سکہ اکعالم کے دلون پر بیٹھا ہوا ہے ان کا حال اور جس ریاضت سے اونہون نے اس بلند پایگی کو حاصل کیا اس کے مطالعہ سے خواہی نخواہی دلون پر بڑا اثر پیدا ہوتا ہے اور حق رسی کا مادہ توفیق حق سے پڑہنے والون کو حاصل ہوتا ہے۔ یہ کتاب افادت انتساب جسکا نام ہمنے عنوان مین لکھا ہے تصنیف منیف سے مولانا سید محمد مبارک العلوی الکرمانی المدعو بامیر خورد خلیفہ حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والدین چشتی دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز کی ہے جسمین حضرت سلطان المشایخ کے مفصل حالات مندرج ہین اور آپکی ذات بابرکات سے جو کرامات ظاہر ہوئین انکا بیان بالتفصیل ہے۔ ملفوظات وغیرہ بھی ارقام پائے ہین منشی چرنجی لال صاحب نے اپنے خاص مطبع مین بحسن اعتقاد اس ضخیم کتاب کو بوضاحت چھاپا ہے قیمت سیر امپوری کاغذ والی کتاب کی ۳ روپیہ ولایتی کاغذ کی للعہ ۲ روپیہ محصول رجسٹری ۵ راور ۸ر بالترتیب۔

ریو

دلچسپ کا پہلا حصہ فرخ اور مہدی جناب منشی عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی کی تصنیف سے ہے جو بطور ڈراما لکھی گئی ہے اردو زباندانی کے لئے یہ عمدہ رسالہ ہے جس سے صاف اردو بول چال کا طریقہ حاصل ہوتا ہے ناول بھی دلچسپ ہے گلابی کاغذون پر عمدہ طور سے طبع ہوا ہے جناب منشی محمد نثار حسین صاحب نثار مہتمم پیام یار کی فرمایش سے علی حسین پریس لکھنو مین چھپا ہے قیمت فی جلد ۶ رشتا لیقین طلب فرمائین اور حظ وافر اٹھائین۔

اخبار النساء دہلی کا انتقال

اخبار صحیفہ قدسی مین ہمنے اس خبر کو بڑے افسوس و حیرت سے پڑہا ہے کہ یہ جانہار بچہ جو فطرتاً نہ ہی پیدا ہوا تہا دو وہ چھ جانے سے صدمہ سے اُتر گیا ابھی یہ دو ہی برس کی جان تہا مگر اس نے پیدا ہوتے ہی ایسے پیٹ سے پانون

سنکاتے ہین کہ دیکھنے والون کے دیدے اسکی چمک دمک
سے چندہیا ئے جاتے ہین اور اللہ آمین کرکے پالنا پڑتا
تہا آخر وہی ہوا کہ زمانہ کی نظر کہا گئی اور ہمارے دوست
منشی سید احمد عرب سرائے کا یہ ناز پروردہ بچہ نہ بچا
ابتک اسکی پیاری پیاری صورت انکہون کے سامنے
پھرتی ہے اور اسکی زمانی بات چیت کانون مین
بسی ہوی ہے ہمارے ملک کی نیک بخت اور ہنر
والی بی بیان (خاصکر) اسکا جتنا رنج کرین تہوڑا
ہے کہ یہ ان سب کا دن بہلاوا تہا بلکہ وہ اکثر اسکی
بات بات سے عقل پکڑتی تہین اور اسکی ننگی اردو
سے اپنی زبان اور روزمرہ درست کرتی تہین۔
افسوس سد ای بسا آرزو کہ خاک شدہ۔

روس آیا۔ تیار رہو

حالات روزمرہ تسلی بخش نہین ہین اور کہتے ہین کہ
اگر روس کو ہندوستان کی دیوار تک گہس آنے دینگے
تو ان کو بجز اسکے چارہ نہوگا کہ یا تو دلیسیونکو جبرًا
اپنی فوجین بہرتی کرین یا ہندوستان کو چہوڑ کر
چلے ہون مارون صاحب لکہتے ہین کہ انگریز ہرگز
آدمیون کو جبرًا اپنی فوج مین داخل نہین کرین گے
یہ طریقہ تجنید بالکل یہودہ ہے انگلستان سے اگر
فوجی امداد نہ دی جاویگی تو اس کے معاوضہ مین
مضبوط اور مستقل محفوظ مقام دیا جاسکیگا یہ مضبوط
مقام قندہار ہوگا جو سرحد کا ایک مضبوط قلعہ بنایا
جاویگا اور ہرات ایک علاوہ مقام استحکام ہوگا
روس سے سنانہ اگر ہمکو جنگ کرنا ہے تو ہرگز ہرات

سے قریب اسکو نہ آنے دینا چاہیے اور جب وہ ہرات
پر قبضہ کرے تو ہمکو اس سے لڑنا نچاہیے اب ایک
بات ایسی ہے جسکو ممبران سلطنت کہلے طور سے
پہچان نہین سکتے اور وہ یہ ہے کہ ہرات کو ہم
بآسانی بچا سکینگے۔ ہم مدت سے یہی سن رہے ہین
کہ ہرات بہت دور ہے وہ کسطرح بہت دور ہے
ضرور تًا اگر ہم قندہار پر اپنا کیمپ جمائین تو ہماری
فوجین ہرات سے ۳۰۰ میل دور ہین اور اس
وقت وہ ۹۰۴ میل سے فاصلہ پر ہین لیکن اب
ہم کو بہولنا نچاہیے کہ تمام بلوچستان انگریزی ملک
ہے اور سیستانی حصہ واقع نہر ہلمند کے کنارہ جنوب
و مغرب سے کوئی رستہ تین سو میل کوئی چار سو پانچ سو
میل اور کوئی دو سو میل دور ہے پس جس انگریز
قوم نے ابہی قاہرہ سے ویڑہ ہزار میل طے کرکے خرطوم
مین فوج بہیجی تہی اس سے نزدیک کیونکر یہ دو
اڑہائی سو میل کا فاصلہ بہت دور ہو سکتا ہے
وہ لوگ جو بنیک اور پوسٹ آفس تک جانے کو
مسافت بعید جانتے ہین اگر ایسا کہین تو گنجایش
ہے لیکن وہ جنگ جو اور مسافر جن کے قدمون
سے گردش تقدیر بہی پامال ہے ایسا ہرگز نہ کہینگے
ایک روسی جسکو سنٹ پیٹرزبرگ سے ماسکو جانے
مین ۴۰۰۰ میل طے کرنے پڑتے ہین اس فاصلہ
کو ذرا بہی خاطر مین نہ لائیگا تعجب ہے کہ اسپنر ہی
سے گئے انگریزی افسرون کی زبانین یہ کہتے کہتے
گہس جاتے ہین کہ ہرات دور ہے ہرات دور ہے

۱۸۵۴ء مین روسیون سے سات جنگ کرنے کے لئے
انگریز میدان مین کود پڑے تھے اور ایسی بے تعلقی
اور نادانی کی حالت مین رہکر وہ آیندہ کو اور بھی
کئے مرتبہ روسی معاملہ کی جلتی ہوی آگ مین کود
پڑنے والے تھے اس لئے نئی سرحد سے تیاری سے
بعد اب اگر انگریز چاہتے ہین کہ روس ایک وقعت
کی نظر سے انہین دیکھے تو یہ امر ضروری ہے کہ خود
فریق وزارت انگریزی سے افسر پہلے طور پر روس
کو دکھا دین اور سمجھا دین کہ ہم ہرگز ہرات کو
روسی ممالک مین ملحق نہ کرنے دین گے اگر روس
بجبر ہرات سے لینے مین پیشدستی کرے تو تا وقتیکہ
وہ اپنی اس پیشقدمی سے باز نہ رہے ہم اس سے
سات برابر جنگ جاری رکھین گے۔
حالات مذکورہ سے سات روسی اخبارون کی طنز
آمیز تحریرین اور بھی تماشے کے ہین بیشک لارڈ
ڈفرن صاحب نے غلطی کی کہ روسی پیشقدمی
کو نامعقول انکم ٹیکس سے منسوب کیا اور فرمایا کہ سرحدی
حفاظت و استحکام کے لئے اسوقت انکم ٹیکس جاری
کرنا نہایت ضروری ہے اب کوئی ہمارے حریف
روس اور اوس کے اخبارات کی زبان نہین روکتا
وہ کیا کیا ہذیان بک رہی ہین اور ہماری سرکار
کا تمسخر کرتے ہین اونہون نے حضور وائسرائے کے
فقرۂ مندرجۂ صدر کو اپنے تیز تقریر کا آماجگاہ بنا لیا
اور اب کہلے بندون لکھتے ہین کہ ہندوستان
کی مالی حالت ایسی خراب ہے کہ ذرا سی سرحدی
حفاظت کے لئے گورنمنٹ ہند کو غریب رعایا پر ٹکس
کا آرہ چلا کر روپیہ وصول کرنا پڑا اب اگر کوئی
سخت حملہ یا معرکہ آپڑے تو اوس کی کیا حالت
ہو بیشک انکم ٹکس سے جاری کرنے سے وہ تباہیان
ایسی عاید ہوی ہین جو ہرگز کسی تدبیر سے دفع
نہین ہو سکتی ہین اول روسیون کو اپنی قوت
دکھانے اور انگریزی حکومت کی تحقیر کا موقع
دوم یہان کے عام باشندون مین روسی حملہ
کی دہشت ویسی رعایا اب سمجھنے لگی ہے کہ روسی
حملہ نہایت سخت اور خوفناک ہے مزیدار خبر ہے
کہ حال مین شاہ ایران کی سالگرہ پر شہنشاہ روس
نے شاہ کجکلاہ کو یہ پیغام بذریعہ تار برقی بھیجا کہ
کہ مین نہین چاہتا کہ آپکی سالگرہ کا موقع بغیر اظہار
خواہش آپ سے اور آپ کی رعایا سے یون ہی
گذر جاوے میری دعا ہے کہ ہماری سلطنتون
کی خوشی و خورمی کو جو مدت سے باہم دوست ہین
ترقی ہو شاہ نے جواب مین لکھا کہ مین آپ کی
مہربانی کی خواہش کا بہت ممنون ہوا۔ مین آپکا
دل سے شکریہ ادا کرتا ہون اور چاہتا ہون اور
ہمیشہ چاہونگا کہ آپ نامور شہنشاہ کی حکومت
مدت تک سرسبزی سے سات قایم رہے۔ مین آپکی
مانند چاہتا ہون کہ ہماری سلطنتون مین جو دوستی
اتحاد ہے اوسکو اور بھی تقویت ہو۔
سرحد کشمیر سے علاقہ چترال سے دیعہد کا ہندوستان
آنا خالی از معنے نہین ہے ابتک چترال کا کوئی رئیس

ہندوستان کو نہین آیا اس برسون مین چترال کی طرف بہت خیال رجوع ہوا ہے انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ شمالی و مغربی سرحد پر کشمیر اور افغانستان کے درمیان بہت سے آزاد اور نیم آزاد گروہ ہین جنہون نے اکثر ہمکو دقت مین ڈالدیا ہے اور پھر اسی کا احتمال ہے گچہ یہ ضرور نہین ہے کہ روسی فوج پر وگل گہاٹی ہوکر ہنچے یا پامیر بدخشان مین آئے اگر روسیون نے یہ ارادہ کیا تو بیشک ان لوگون کی آزادی جاتی رہیگی رئیس چترال کو روپیہ اور ہتیار دینا کافی ہے پھر اوسکو سرحد اندوس پر پہاڑی گروہون سے فراہم کرنے مین کوئی دشواری نہ ہوگی تب وہ روسیون کو بخوبی روکیگا غالبًا یہ ادہر سرحد سے تین ہزار آدمی بھیجسکتے ہین ان کو یہ خوب یقین ہوگا کہ ہماری سرحد پر جو گون کی خاص کچہ ہی حالت ہو مگر ان کے پہاڑی مقام تک پہونچنے کا ہمارے طرف سے کوئی ارادہ نہ کیا جاویگا گورنمنٹ نے ان باتون پر غور کرلی اور ان لوگون سے مستقل تعلق رکھنا چاہتی ہے۔

پیشتر اس سے کہ یہ مضمون ختم کیا جاوے یہ ظاہر کردینا بھی خالی از لطف نہ ہوگا کہ فی الحال جو دہلی مین ہندوستانی فوج سے قواعد لی گئی اسکا یہ نتیجہ نکالا گیا کہ دیسی فوج مین انگریزی افسرون کے بڑہانے کی ضرورت ہے مشہور ہے کہ افسران ممالک غیر نے ہندوستانی فوج کو پسند کیا خصوص سگال احاطہ کی فوج کو اونہون نے ترکی فوج کا ہم پلہ کہا اور بعض رسالون سے نسبت گویا ہوے کہ یہ روسی کا سکون کی فوج سے کسی طرح کم نہین پس اول نمبر فوج بنگالہ کا اور دوسرا نمبر بمبئی کی فوج کا سمجھا گیا بمبی کی دیسی فوج کو آئلی کی فوج سے مثال دی مدراس کی فوج کو بلجیم اور پرتگال و یونان کی فوج سے تشبیہ دی گئی اس سے ظاہر ہے کہ ہندی فوج یورپ کی اوسط درجہ کی فوج سے کم نہین اور اگر گورنمنٹ اسکی قدر کرے اور اعلیٰ درجہ کی تعلیم دے تو یورپ کے اعلیٰ درجہ کی فوج سے ہم پلہ ہوسکتی ہے۔

خلاصۂ اخبار تار

پیارس ۱۳ مارچ - فرانسیسی گورنمنٹ ایک کروڑ پونڈ قرض لینے کا اشتہار دئے ہین۔

قاہرہ ۱۴ مئہ - لارڈ روزبری سے سر ایچ ڈی اولف کو اس معنی کی اطلاع دی گئی کہ مصر مین انگریزی چہہ رجمنٹ گیارہین کرین برٹش گورنمنٹ کی یہ رائے ہے کہ برٹش پیش خیمہ اسوان کو سگا لینگے اور مصری فوج داودی حلفہ کو روانہ کردین احمد مختار پاشا ہنوز اس رائے کو پسند نہین کئے ہین اس لئے برٹش رجمنٹون کی تبدیلی کے لئے مصری زیادہ فوج روانہ کرنا ضرور ہے بکارست مین سرویا اور بلغاریہ کے نمایندون نے صلح نامہ کا پرنس بلین نے اعتراف کیا اور سلطان المعظم اور پرنس الکزنڈریہ کو بھی پسند آیا۔

سوالکم ۱۴ مئہ - ہماری فوج کی ایک ٹکڑی جو دانہ چارے کے لئے ہشین کی جانب بڑہی تہی سو باغیون

کی جماعت پر حملہ کی اور ان سے تیس توپ مارے پڑے

قسطنطنیہ ۱۴ مئی۔ روس صلحنامہ سے شروط پر اعتراض

کرنے کے باعث کانفرنس سے اجلاس کی تاریخ ہنوز

منعقد نہین ہوی۔

بمبئی ۵ مئی۔ اخبار ٹیمس آف انڈیہ مین لکھا ہے کہ

اگر مہاراجہ دلیپ سنگھ ہندوستان کو آوین تو لور

آف انڈیہ کے ماتحت اونکمند مین رہین گے۔

صوفیہ ۵ مئی۔ پرنس الکزنڈر کی درخواست یہ

ہے کہ ہمیشہ کے لئے اوس کو رومیلیہ کا گورنر جنرل

مقرر کرین اور ترک و بلغاریہ سے قرارنامہ کے مطابق

سلطان کے حکم سے اس خدمت کا اشتہار ہر ایک

پانچ سال کو تازہ ہو۔

لندن ۱۷ مئی۔ ۱۸۵۸ عیسویہ کی انڈین اکٹ کی

دریافت کے لئے ہوز آف نارڈس سے مقرر ہوے

سو ارکان سے اسمایہ ہین۔

ڈیوک آف نارفک۔ ڈیوک آف بکنگہام مارکویس

آف رپن۔ ارل آف ڈربی۔ ارل کوئر۔ ارل کیاڈ

گیانگ۔ ارل آف کیمبرلی ارل آف نارتہ بروک

ارل آف لیسٹن۔ ارل آف ایلجن ارل آف ایدی سلی

ویکونٹ کرانبروک لارڈ نیپر لنڈ سیرک لارڈ ہاس

لارڈ ڈریوک اسٹوک۔ لارڈ ناپ ہوس۔

قاہرہ ۱۸ مئی۔ سر ہیچ ڈی ادلف اور احمد مختار

پاشا کے فیما بین رد و کد تھے سو مشکل حل ہو گئے

اور احمد مختار پاشا برتش افسرون کو مصری مین

داخل کرنے کے لئے رضامند ہو گئے۔

گلزار اخبار

سلطان روم نے یونان کو صلح کی بابت آخری خط بھیجدیا۔

وآدی حلفہ سے پرے کوئی فوج سوڈان مین نرہگی۔

توفیق پاشا خدیو مصر ۱۵ کرور روپیہ سے مقروض ہین۔

ایرلنڈ خایم ہی کہ آزادی ملیگی تو خوب ورنہ جنگ سہی

روم و یونان کی لڑائی مین آخر الذکر کا ستیاناسی یقینی سمجھا گیا

پرنس بسمارک کا مشاہرہ تین ہزار چھ سو ماہواری مکان سرکاری

گفتگو سے ثابت ہی معفدان لندن پکی پولیٹکل سپاہی ہین۔

مولوی محمد حسین صاحب آزاد کو سفر فارس سے لئے زاید رخصت عطا ہوی

کیون نہ معفدان لندن کا بوجھ بھی خزانہ ہند پر ڈالا جائے۔

حضور قیصر ہند نے لیڈی ڈفرن فنڈ مین ۱۵ سو روپیہ چندہ بھیجدیا

حضور وایسرائے نے سفر برما و مدراس مین خوب ورس نے دربار کئے

خزانہ میسور سے بخشی سیتو راؤ کو بوجہ عفن ۲۵ ہزار ۲ ماہانہ پنشن ہوا

حد بندی برما کی لئے چین و انگریزون کی کمیشن بیٹھیگی۔

معفدان برما روز بروز تقویت حاصل کرتے جاتے ہین

ولیسی ریاست ہند کی فوجین بقول اخبار روس اول جنگ

مین کام ندے سکینگی۔

الحاق رومیلیہ و بلگریہ پر یورپین طاقتونکی کمیٹی قایم ہوی

معفدہ سوڈان کو سوڈانی فوجسے ہی توڑنے کی

کوشش درپیش ہے۔

عثمان دغمہ نے سوڈان مین مکر تکلیف دینی شروع کی

کہتے ہین مہدی کی طاقت سوڈان مین تنزل ہوتی

جاتی ہے۔

مصر مین ۸ ہزار گورہ فوج رہیگی سوڈانین بالکل نہین

لندن کے فساد کا جوش ابھی تک بالکل رفع نہین ہوا۔

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے باہتمام چھپا۔